Submission of E-contents

1. Name: DR. M.D. ZEYAUR RAHMAN
2. Designation: Associate Prof.
3. Department/College: S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: Urdu
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : M.A. Urdu 2nd Sem
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A.
7. Title/Heading of e-content : RASHID-AZAD NAZM KA PESRAU
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number : 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

①

28.5.2020

راشد — آزاد نظم کا پیش رو
(اجنبی عورت کے حوالے سے)

راشد کی نظموں کے فہم و ادراک کے لیے ان کے سماجی اور تاریخی پس منظر کو جاننا ضروری ہے۔ ہر تخلیق اپنے دور کی پروردہ ہوتی ہے۔ راشد کا زمانہ بیسویں صدی کی تیسری دہائی کا تھا۔ وقت کا یہ وہ حصہ تھا جب ہندوستان کا قومی ذہن یورپ و امریکہ کے ماتحت اضطراب اور بے چینی کی نئی فضاؤں سے آشنا ہوا۔ قومی تحریکات اور بین الاقوامی حالات نے سوز و ساز اور رنگ و روپ ... مادی زندگی اور فکر میں غیر معمولی تبدیلیاں ہوئیں۔ زندگی کی الجھنیں بڑھنے والے مختلف راہوں پر چل نکلے۔ ... وہ سامان فراہم کر دیے جن سے مختلف قسم کا شعور ... ایسے حالات میں دو طرح کے فکری اور فنی رویے نظر آتے ہیں۔ آزادی کی تعبیریں مختلف شکلوں میں آ گئیں۔ مارکس سے متاثر تھے ترقی پسند کہلائے اور دوسرے کا تعلق فرائڈ سے تھا ایسے لوگ جدیدیت کے علم بردار تھے۔ جدیدیت کے نام پر اشاریت، ابہام، ہیئت اور اسلوب کے نئے تجربے ہوئے۔ جدیدیت میں انفرادیت، تنہائی، ... اور مایوسی کی پرچھائیاں نظر آتی ہیں۔ ایسے نظریات کے ادب میں نمایندگی کرنے والوں میں ن م راشد، میراجی، الطاف حسین اور سلام مچھلی شہری جیسے تخلیق کار تھے۔

ترقی پسند مصنفین ادب برائے زندگی کے قائل تھے اور ایک مخصوص نظریے کی ترجمانی کے لیے ادب تخلیق کر رہے تھے۔ جس کی وجہ سے ادبیت مجروح ہو رہی تھی۔ ادب محض پروپیگنڈہ بن کر رہ گیا۔ چنانچہ اس کے ردّ عمل کے طور پر حلقہ ارباب ذوق کا قیام عمل میں آیا۔ یہاں پر موضوعات کے ساتھ ساتھ ہیئت کے بھی تجربے ہوئے اور یہ تجربے بہت حد تک کامیاب رہے۔ ادب میں جمالیات کا عنصر غالب رہا۔ آزاد نظم کو رواج دینے اور پروان چڑھانے میں حلقے نے بہت اہم رول ادا کیا۔ حلقہ ارباب ذوق نے ادب میں سیاسی اور معاشی نظریوں اور جماعتی وابستگیوں سے گریز کرتے ہوئے

(3)

انفرادیت اور فرد کی ذات کو اہمیت دی۔

بروئے کار لایا۔ حلقہ ارباب ذوق کے ... نے اردو شاعری میں تبدیلی کے امکانات کو

حلقہ ارباب ذوق کے مشہور اور نمایندہ شاعر ن۔ م۔ راشد نے اردو میں جدید نظم

کو ایک خاص موڑ دیا جس میں ابہام اور ایمائیت ... آزاد نظم کو

رواج دیا اور اس میں اظہار کے ایسے نئے تجربے کئے جو ان کے منفرد اسلوب اور تخلیقی کاوشوں پر

مبنی تھے۔ راشد نے نظم کا ایک نیا ... ان کی نظم نئی وسعتوں سے

ہم کنار کیا۔ ان کے موضوعات ... ان کی نظموں میں حیرت انگیز اور چونکا دینے والے تجربے کئے۔ ان تجربوں میں

ان کے تجربات اور ... سماج، ماحول اور معاشرے کا بڑا دخل رہا ہے۔ وہ صرف

بالخصوص انگلستان اور فرانس کے شعرا سے متاثر تھے۔ ... میں ... کی

حد ... موضوعات کے انتخاب میں ... اور نئی قدروں کا مطالعہ کیا اور

کے ... ہیں۔ ... اور ... کے ... ان کی نظموں

میں ... اور ... کی ... سے علاوہ ان کی نظموں

اسلوب ... اور معانی میں وسعت پیدا کی ہے۔ راشد کا

غور و فکر کا ... ہی ان کی نظموں کی شناخت کی جا سکتی ہے چونکہ ان کی نظمیں

... انھیں عوام ... نظم ... کا شاعر کہا گیا۔

حیثیت حاصل ہے اسی وجہ سے ان کی نظمیں ... ان کی نظم میں ... کا

بحث نظم ... اسی طرح کی ایک ... نظم ہے۔ اس نظم کا ... اور انداز ... میں سادہ

جائزہ لیا جائے تو اس میں ... کی ... شاعری سے بالکل مختلف ہے۔

نظم معریٰ اور آزاد نظم کے ... کا ایک نیا تصور ... آتا ہے۔

... اور کامیاب ... ہیں۔ وہ ... اپنی ... میں پوری طرح سے برتنے کا

مصرعوں کی تقسیم میں ... اور ... ایک ہی ... میں اور

کا آہنگ حاصل ہو جاتا ہے۔ آزاد نظم میں مصرعوں کی ... دو یا تین مصرعوں کو ملا کر ایک مصرع

... بن جاتی ہے ... کا ...

کہ اس نظم میں یہی صورت نظر آتی ہے۔ ملاحظہ ہو [illegible] آزاد نظم کی ایک خاصیت ~~[illegible]~~ رہا ہے۔ [illegible] اس نظم کا اقتباس دیکھیے

ایشیا کے دور افتادہ شبستانوں میں بھی
میرے خوابوں کا کوئی روماں نہیں
کاش اک دیوار ظلم
میرے ان کے درمیاں حائل نہ ہو
یہ عمارات قدیم
یہ خیاباں، یہ چمن، یہ لالہ زار
چاندنی میں نوحہ خواں
اجنبی کے دست غارت گر سے ہے

مندرجہ بالا نظم کے تمام مصرعوں کو اگر ایک سطر میں لکھ دیا جائے تو شروع کے مصرعوں کے ارکان [illegible] کیا جا سکتا ہے۔ اس کے برعکس میراجی کی نظموں میں [illegible] مصرعوں [illegible] ارکان کی تعداد [illegible]

[illegible] راشد کا مغرب کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] ہے۔ [illegible] اس کی [illegible] کا اظہار [illegible] ہے۔ [illegible] مغرب کا [illegible] مشرق [illegible] کی [illegible] ہے۔ [illegible] زندگی کے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] گئے اور [illegible] ہے۔ [illegible] حالات میں [illegible] نظر آتا ہے۔ [illegible] اور [illegible] طرز [illegible] کا [illegible] اور [illegible] نظر آتا ہے۔ [illegible] کا [illegible] ہے۔ [illegible] کا [illegible] حالات کا [illegible] ہے۔ [illegible] اور [illegible] طرف سے [illegible] ہے [illegible]

(4)

جو یاد ہے۔ جیسی عورتیں اور بچے جو وہاں کی آنکھوں میں خوش فہمیوں کے چراغ جلا رکھے ہیں۔
اس طرح یہ پوری نظم "ایران میں اجنبی" مشرق اور ایشیا کی غلامی اور زوال کا مرثیہ ہے۔

راشد کی شاعری ہیئت و فکر کا خوبصورت امتزاج ہے۔ ان کے احساسات اور تصورات بلاشبہ قدیم روایتی اور گھسے پٹے تصورات سے مختلف ہیں۔ لیکن ساتھ ہی اسلوب میں الفاظ کی جدت نمایاں ہے۔ اس کے علاوہ راشد کو آزاد نظم میں قافیہ کی بندش کے بغیر اس کے صوتی حسن کو برقرار رکھنے کا فن آتا ہے۔ وہ آزاد اور معریٰ نظم کو پورے ضبط و احتیاط کے ساتھ برتنے کا ہنر جانتے ہیں لیکن ان کے اشعار میں ہیئت، الفاظ اور ان کی ترتیب کا انداز ملتا ہے۔ راشد کی شاعری میں وہ سادہ لہجہ براہ راست انداز موجود نہیں، اسی لیے ان کے کلام میں ایک گہرائی [illegible] ہے۔ اس کے علاوہ ان کی شاعری، علامتوں کے استعمال سے [illegible]۔ ان کی شاعری کی عام [illegible] خیالات کے اظہار سے قدیم مشرق اور مغربی تصورات سے قریب تر ہے۔ راشد کا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے [illegible] نظم کو نیا روپ دیا۔ ان کے یہاں احساسات کا اظہار [illegible] ادب اور فلسفے کا رشتہ گہرا ہوتا ہے۔ شاعر زندگی کے سادہ رموز کو فلسفیانہ [illegible] سے دیکھتا ہے۔ [illegible] مذہب کی تشکیل کیا ہے؟ جیسے سوالات ان کی نظموں میں نمایاں ہوتے ہیں۔ راشد کی شاعری ان کے عہد کی [illegible] ہے۔ اس لیے کہ وہ سوچنے پر مجبور کرتے ہیں۔

راشد کے کلام کے بارے میں [illegible] کا یہ قول [illegible]:

کہ ان کی شاعری [illegible] اور ذہنیت ہے۔ یہ [illegible] زندگی کیا ہے؟ کیا یہ حیات کا [illegible] ہے۔ جو

انسان کے جسمانی پیکر کو وجود بخشتا ہے یا کوئی روحانی قوت ہے جسے افلاطون ماورائیت یا مذہبی معرفت کی شکل میں ہی سمجھا جا سکتا ہے؟ اس سوال کا جواب روشنائی ستاروں میں ہمیں صورت میں ملتا ہے۔ روح اور جسم کا وہ پہلو طرح نکالی ہے، اور روح دراصل ان خیالی تجلیات اور جسمانی نشاط کے نام ہے جس سے انسان روزمرہ کی زندگی میں دوچار ہوتا ہے اور جسمانی نشاط کو اخلاقی نگاہ سے تعبیر کرتا ہے۔ اسرار سے وہ نیکی اور بدی کی ان قدروں تک پہنچ سکتا ہے۔

اسی طرح روشنائی ستاروں کے بڑے حصوں پر ہم اس دور کا عکس الہی صورتوں میں بین الاقوامی کشمکش، سیاسی، سماجی اور اقتصادی انتشار اور بحران کی جھلک دیکھتے ہیں۔ وہ ملت، حریت فن کار کی حیثیت سے انسان کی انفرادی آزادی اور معتبر انسانی روشنی سے اردو شاعری کی فضا کو منور کر چکے ہیں۔

مجموعی طور پر روشنائی ستاروں کا جائزہ ورست عنوان کے انداز میں اس طرح لیا جا سکتا ہے: "روشنائی ستاروں کا سفر روحانیت سے حقیقت تک اور حقیقت پسندی سے ایک مخصوص آدمی کی تلاش کا سفر ہے۔"